ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:6اپریل،1995

شریمتی کیوال پاٹی

بنام

سٹیٹ آف یو۔پی ودیگراں

[آر۔ایم۔سہائے اور ایس۔بی۔مجومدار، جسٹس صاحبان]

آئین ہند1950: آرٹیکل21۔

زندگی کا حق-قانون کے خلاف محرومی-کے لیے معاوضہ -سزا پانے والے مجرم کو شریک ملزم نے قتل کر دیا- قرار پایا کہ یہ حکام کا فرض ہے کہ وہ سزا سے گزر رہے مجرم کی حفاظت کو یقینی بنائیں-متوفی مجرم کی بیوی اور بچے معاوضے کے حقدار تھے۔

درخواست گزار کے شوہر، جو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت سزا کاٹ رہے ہیں، کو جیل میں ایک شریک ملزم نے قتل کر دیا۔ متوفی مجرم کی بیوی اور بچوں نے معاوضے کے لیے رٹ پٹیشن دائر کی۔

عرضی کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: ایک قیدی کا اپنا آئینی حق ختم نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ اسے قانون کے مطابق اس سے محروم کر دیا گیا ہو۔ اگرچہ درخواست گزار کا شوہر ایک مجرم تھا اور اپنی سزا کاٹ رہا تھا پھر بھی حکام جیل میں اس کی زندگی اور حفاظت کو یقینی بنانے کی اپنی ذمہ داری سے آزاد نہیں ہوئے۔ چونکہ قتل اس وقت ہوا جب وہ جیل میں تھا، اس کے نتیجے میں قانون کے منافی زندگی سے محروم رہا۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ اور تین بچے ہیں۔ اس کی بے وقت موت نے درخواست گزار اور اس کے بچوں کو اس کی صحبت اور پیار سے محروم کر دیا ہے۔ وہ معاوضے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقدار ہیں۔ مدعاعلیہ ریاست کو اس حکم کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر روپے 1,00,000 کی رقم جمع کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

فرانسس کورلی مولن بنام دی ایڈمنسٹریٹر، یونین علاقہ آف دہلی اور دیگر، اے آئی آر (1981) ایس سی 746 اور اے کے رائے بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1982) ایس سی 710، پر انحصار کیا۔

فوجداری بنیادی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (فوجداری) نمبر 1119، سال 1991۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

درخواست گزار کے لیے کے وی وشوناتھن۔

جواب دہندہ کے لیے اے۔ ایس۔ پنڈیر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اس درخواست پر متوفی رام جیت اپادھیا کی بیوی کی طرف سے بھیجے گئے ایک خط پر غور کیا گیا تھا جسے سینٹرل جیل، وارانسی میں دفعہ 302 تعزیرات ہند کے تحت اپنی سزا کاٹتے ہوئے ایک شریک ملزم نے قتل کر دیا تھا۔ درخواست گزار اور اس کے بچوں نے قانونی اور ہمدردی کی بنیاد پر معاوضے کا دعوی کیا ہے۔ انسپکٹر جنرل آف پرزنس، یوپی اور سپرنٹنڈنٹ، سنٹرل جیل، وارانسی سے رپورٹیں حاصل کی گئیں۔ وہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ رام جیت اپادھیا کو شریک ملزم نے قتل کیا تھا۔ ڈپٹی جیلر، سنٹرل جیل، وارانسی کی طرف سے ایک جوابی بیان حلفی بھی دائر کیا گیا تھا، جس میں اعتراف کیا گیا تھا کہ رام جیت اپادھیا کو شریک ملزم ہپونے قتل کیا تھا، جس کے خلاف دفعہ 303 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ حکومت کی جانب سے حلف بیان حلفی بھی دائر کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ یوپی جیل دستی میں متوفی مجرم کے اہل خانہ کو معاوضہ دینے کا کوئی التزام نہیں ہے۔

رام جیت اپادھیا ایک مجرم تھا اور جیل میں نمبر دار کے طور پر کام کر رہا تھا۔ وہ شریک ملزموں کے درمیان نظم وضبط برقرار رکھنے میں سخت تھا۔ نمبر دار کے طور پر اس کے رویے میں سختی کی وجہ سے ہی اس پر ساتھی ملزم ہپونے حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ اگرچہ رام جیت اپادھیا ایک مجرم تھا اور اپنی سزا کاٹ رہا تھا پھر بھی حکام جیل میں اس کی زندگی اور حفاظت کو یقینی بنانے کی اپنی ذمہ داری سے بری نہیں ہوئے۔ ایک قیدی کا اپنا آئینی حق ختم نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ اسے قانون کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مطابق اس حد تک محروم کر دیا گیا ہو (دیکھیں فرانسس کورالی مولن بنام دی ایڈمنسٹریٹر، یونین علاقہ آف دہلی اور دیگر، اے آئی آر 1981 ایس سی 746 اور اے کے رائے بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1982) ایس سی 710۔اس لیے وہ تحفظ کا حقدار تھا۔چونکہ قتل اس وقت ہوا جب وہ جیل میں تھا، اس کے نتیجے میں قانون کے بر خلاف اس کی زندگی سے محروم رہا۔ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ اور تین بچے ہیں۔اس کی بے وقت موت نے درخواست گزار اور اس کے بچوں کو اس کی صحبت اور پیار سے محروم کر دیا ہے۔چونکہ یہ اس وقت ہوا جب وہ حکام کی جانب سے اس کی حفاظت کرنے میں ناکامی کی وجہ سے اپنی سزا کاٹ رہا تھا، ہماری رائے ہے کہ وہ معاوضے کے حقدار ہیں۔

نتیجے میں اس درخواست کی اجازت یہ ہدایت دے کر دی جاتی ہے کہ یوپی کی ریاست آج سے تین ماہ کے اندر اس عدالت کے رجسٹرار کے پاس روپے 1,00,000 کی رقم جمع کرے گی۔اس رقم میں سے 50,000 روپے کی رقم کسی بھی قومی بینک میں فکسڈ ڈپازٹ میں جمع کی جائے گی اور اس کا سود بیوی اور بچوں کو ادا کیا جائے گا۔بقیہ رقم درخواست گزار کی شناخت کے بارے میں مطمئن ہونے کے بعد رجسٹرار کے ذریعے بیوی کو ادا کی جائے گی۔جمع کی گئی رقم بیوی کو اس کے حق انتخاب پر تمام بچوں کے بالغ ہونے کے بعد ادا کی جائے گی۔بچوں کے بڑے ہونے سے پہلے درخواست گزار کی موت کی صورت میں، رقم زندہ بچ جانے والے بچوں میں مساوی طور پر تقسیم کی جائے گی۔

درخواست منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document